سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹



نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم۔ اے
کلڈ وارث روڈ۔ لاہور } ایڈیٹر انچیف

پادری غلام مسیح صاحب
میکلوڈ روڈ۔ لاہور } اسسٹنٹ ایڈیٹر

پادری ڈبلیو۔ جے۔ کلارک صاحب
ایم۔ اے۔ ایمپرس روڈ۔ لاہور } مینجر

جملہ خط وکتابت و ترسیل زر وغیرہ بنام مینجر صاحب ہونا چاہئے۔ تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کرکے بنام ایڈیٹر ارسال فرماکر مشکور فرمائیں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۵۳ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۲۷ نومبر ۱۹۲۵ء | نمبر ۴۸

غزل

جناب ڈاکٹر لاموایل صاحب صادق کے قلم سے

دہرِ فانی میں کہاں آرامِ دل
کب ملا اس زندگی میں کامِ دل؟

ہے تمنائے وصالِ حق اگر
گرمیِ الفت سے پُر تو جامِ دل

زینۂ ہمت سے اس پر جا پہنچ
مقصدِ ہستی اگر ہے بامِ دل

جذبۂ عشقِ ازل کے جوش میں
بس کٹے ہر روز صبح و شامِ دل

کھینچ ہی لائیگا اُن کو ایک دن
حلقۂ زنجیر سے یہ لامِ دل

حاملانِ چرخ لرزاں ہو گئے
سُن کے میری آہ کا پیغامِ دل

کی مسیحا نے جو مجھ پر اک نظر
مٹ گئے میرے غم و آلامِ دل

اسمِ اعظم ہے ندائے ناصری
لُطفِ عیسیٰ ہی میں ہے اسلامِ دل

درد و ناکامی کے صد آرزو
یہ ملا مجھکو فقط انعامِ دل

طائرانِ خلد بھیں جا وینگے خود
میں بچھا دونگا کہ جسدم دامِ دل

ہونگاہِ شوق میں ایسا اثر
دیکھ لے جسکو وہی ہو رامِ دل

خاکساری میں ہے شانِ زندگی
انکسار و عجز میں احرامِ دل

عمر ایسے ہو بسر صادق تری
سوئے جنت سے چلے ہر گامِ دل

غزل

از قلم ایچ۔ کے۔ ہربرٹ مہجور۔

مسیحا تجھ سا جہاں میں نہیں ہوا انساں
ترے کرشموں سے عالم کی عقل ہو حیراں

عجب ہے رازِ تجسم کا ترے اے منجی
کہ تری ذات میں مخفی ہیں خدا اور انساں

جو تجھ سے ہو گیا واصل وہ مر نہیں سکتا
بغیر تیرے ہے انسان قالبِ بے جان

لگی ہے آنکھ زمانے کی تیری رحمت پر
ترا تو فضل و کرم ہے مسیحا بے پایاں

کیا جو تونے کسی سے وہ ہو نہیں سکتا
کہ تونے مانگی دعا تا بچے عدو کی جاں

کریگا سارا جہاں آکے تیرے قدموں پر
بشر کے سر پہ کیا تونے ہے بڑا احساں

تجھی کو ڈھونڈینگے محشر میں شفاعت کیلئے
گناہگار خطاکار بے سر و ساماں

تجھی کو مانینگے عالم کا شافعِ مطلق
عرب و روم و بخارا و مصر و ہندوستاں

کفارہ ہے ترا کافی ہمیں بچانے کو
کہ تونے دیدیا عالم کے گناہ کا تاواں

ملیگی سب کو معافی ترے توسل سے
بغیر تیرے نہ بچے کوئی بشر کیا امکاں

کرینگے سجدہ نکیرین اُن کی تربت کو
جو لائے ہیں ترے کلمے پہ مسیحا ایماں

پلا دے اپنے کرم سے ہمیں بھی تھوڑا سا
ترے تو قبضے میں ہے سارا چشمۂ حیواں

کرم سے تیرے یہ مہجور سرخرو ہوگا
اگرچہ اس کا مخالف ہے لشکرِ شیطاں

نور افشاں کی توسیع اشاعت کے لئے سرگرم کوشش کیجئے۔

نور افشاں کو قلمی امداد سے فراموش نہ کیجئے۔

مشاعرہ تھیولاجیکل سیمنری بریلی میں

ہم نہایت خوشی کے ساتھ ناظرین نورافشاں کو اطلاع دینا چاہتے ہیں کہ یہ مشاعرہ جس کا اشتہار عام و خاص کو مسیحی اخباروں کے ذریعہ دیا جا چکا تھا۔ بڑی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ دو ماہ پیشتر ہی سے یہاں سب قسم کی تیاریاں ہونا شروع ہو گئیں اور ایک خاص کمیٹی مشاعرہ کے پروگرام اور اس کے متعلق مختلف کارروائیوں کے ترتیب دینے کی تجاویز سوچنے میں مشغول رہی۔ یہ کمیٹی ہمارے ہردلعزیز و مہربان ڈپٹی چارلس صاحب کے بنگلے کے گول کمرے میں فراہم ہوئی اور انہوں نے و نیز اُن کی میم صاحبہ نے اس پروگرام کے بنانے میں ہماری کافی مدد کی۔ ہم لوگ اُن کے تہِ دل سے شکرگذار ہیں۔ خداوند کی مدد اور ہدایت سے سارا انتظام و بندوبست معقول طریق پر کیا گیا تھا۔

مشاعرہ کے دن تک غزلیات دھڑا دھڑ تینوں وقت کی ڈاک سے آنے لگیں اور وے سب ایک خاص کمیٹی کے سپرد ہوتی گئیں۔ ماسوائے ان کے ایسے ہی خطوط آنے لگے جن میں مشاعرہ کے انتظام کی لوگوں نے تعریفیں لکھیں اور ظاہر کیا کہ اس قسم کی کوشش اُن کی نظروں میں جماعت کے فائدے اور خداوند کے جلال و بزرگی کے لئے بہت اچھی معلوم ہوئی۔ ہم ان ہمت افزائی کے کلموں کے لئے اُن صاحبان کے تہِ دل سے شکرگذار ہیں اور ہم اُن کو و نیز نورافشاں کے باقی ناظرین کو یقین دلایا چاہتے ہیں جن کے دلوں میں اس مشاعرہ کی نسبت دلچسپی رہی ہو کہ خدا نے آپ سبھوں کی دعائیں قبول فرمائیں اور مشاعرہ بہت ہی عمدہ پیمانہ پر انجام پایا۔ یہ پہلا مشاعرہ تھا اور ہم فکرمند تھے کہ یہ اس طور سے اُٹھایا جائے کہ نہ صرف اس میں پوری پوری کامیابی ہم کو ملے۔ مگر آئندہ کے لئے اس قسم کی کوشش میں مسیحی جماعت کو آسانی ہو سکے۔ شام کو ساڑھے سات بجے لوگ فراہم ہوئے۔ سیمنری کے آرنسٹ ہال کے دونوں کمرے درمیانی دروازے کو کھول کر ایک کر دیئے گئے تھے۔ شروع میں تجویز تھی کہ ریڈنگٹن ہال میں مشاعرہ ہووے۔ مگر اس غلطی سے ہم بچائے گئے۔ کیونکہ اگر ریڈنگٹن ہال میں مشاعرہ ہوتا تو آواز کی گونج کے سبب کامیابی میں خلل واقع ہوتا۔ اس لئے آرنسٹ ہال میں انتظام مشاعرہ ہوا۔ عنقریب سب مقامی مسیحی جماعت کے شرکا حاضر آئے۔ اور یوں ایک خاصی تعداد لوگوں کی ہو گئی۔ لڑکیوں کے مدرسے کی استانیوں اور سیمنری کی بہنوں کا بھی ایک اچھا شمار مجلس میں نظر آیا۔ جناب پادری آر گاڈز صاحب آسیؔ جو کہ انوپ شہر کے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ ہیں میر مشاعرہ ہوئے۔ کچھ دیر تک گانا بجانا ہوا اور ٹھیک ۸ بجے دعا کے بعد میر مشاعرہ نے چند چیدہ الفاظ میں مشاعرہ کے مقاصد پیش کئے اور مشاعرہ شروع ہوا۔ کل غزلیات کی تعداد قریب پچاس کے تھی اور ۱۲ بجے تک جلسہ فراہم رہا۔ ایک عجیب خوشی جماعت کے چہروں سے نمایاں تھی۔ اور یکے بعد دیگرے جب غزلیں پڑھی گئیں تو عنقریب ہر شاعر کو داد ملی۔ بیشک کہیں کہیں اُنیس بیس اشعار بھی پڑھے گئے۔ مگر کوئی ایسا شعر نہیں پڑھا گیا جو خیال کے اعتبار سے قابلِ داد نہ ہو۔ دراصل ایسے ایسے اشعار پڑھے گئے جو غیر مسیحی شعراء کے خیال کے مقابلے و فکر کے تھے اور ایک خاص خوبی یہ تھی کہ ہر ایک شعر سے ایک عجیب مسیحی روحانی سرور اور جذبہ ظاہر ہوتا تھا۔ جب جب کوئی شاعر اپنے مصرع میں کسی پاک کلام کے واقعہ پر روشنی ڈالتا تھا تو سننے والوں کے دلوں میں ایک عجیب خوشی محسوس ہوتی تھی۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایک ہی لفظ یا ایک ہی فقرے سے پورے واقعہ کی تصویر نگاہ کے سامنے صفائی کے ساتھ کھنچ جاتی تھی۔ ایک اور خوبصورت بات اس مشاعرہ میں یہ تھی کہ چار خواتین کی غزلیں بھی مشاعرہ میں پڑھی گئیں جن میں سے دو مقامی تھیں اور دو باہر کی تھیں کاشکہ وے بھی حاضر ہو کر آپ ہی پڑھ سکتیں اور جلسہ کا حظ اٹھاتیں۔ مگر مشکل امر تھا کیونکہ ایک رائے ونڈ میں اور دوسری ریاست بھوپال میں رہتی ہیں۔ ان کی غزلیں بھی عمدہ تھیں۔ اشعار پڑھنے کا طریقہ یہ تھا کہ بجائے خواتین کے باقی سب شعراء تخت پر آ کر باری باری سے غزلیات کو سناتے تھے۔ مگر خواتین کے اُن کی جگہ پر شمع پہنچا دی جاتی تھی۔ شعراء میں جو خود حاضر تھے اُن میں سے بعض تو ایسے ایسے قابل تھے جو ہماری کلیسیا کے لئے باعثِ فخر و مایۂ ناز ہیں۔ یعنی۔

(۱) جناب پادری آر۔ گاڈز صاحب آسیؔ ڈی ایس انوپ شہر ضلع بلند شہر۔

(۲) منشی اللہ داس صاحب رساؔ بریلوی وارد حال رسا پور سٹیلمنٹ کانٹھ ضلع مرادآباد۔

(۳) استاد جناب افسر الشعراء خیر بخش پادری اے۔ آر۔ بیل صاحب شفاؔ بریلوی وارد حال نگینہ ضلع بجنور۔

(۴) جناب ایچ۔ ڈبلیو۔ تیواری صاحب بسملؔ بدایونی وارد حال میرٹھ۔

(۵) جناب بابو محبوب مسیح محبوبؔ سکندرآباد ضلع بلند شہر

(۶) جناب پادری ایم۔ سی۔ ولسن صاحب مسافرؔ پیلی بھیت۔

اور سامعین میں جو باہر سے تشریف لائے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) جناب این۔ جارڈن صاحب ایم۔ اے مرادآباد سے

(۲) جناب پادری جے۔ ایچ پیرسن صاحب علیگڈھ سے

(۳) جناب پادری پی۔ ایل صاحب مرادآباد سے

اور سب سے آخر میں ہم سے بری نہ جائے بھجن کی چند ابیات گائی گئیں اور ایک مختصر دعا سے مشاعرہ برخاست ہوا۔

(دیکھو صفحہ ۱۱)



نور افشان

مطبوعہ ۲۷ نومبر ۱۹۲۵ء

ہمعصر آریہ گزٹ اور نور افشاں

ہمعصر آریہ گزٹ مطبوعہ ۵ نومبر کی ایک خبر کا مختصر سا جواب نور افشاں مطبوعہ ۱۳ نومبر میں دیا گیا تھا جس پر آریہ گزٹ مطبوعہ ۱۹ نومبر میں "نور افشاں کا غیظ و غضب" کے عنوان سے ایک پُر شکایت نوٹ نکلا جسے پڑھ کر تعجب ہوا کہ ہمارے ہمعصر نے جواب کا جواب تحریر کرنے میں نہ صرف پہلو تہی فرمائی ہے بلکہ نور افشاں کی گذارش کو نہایت ترچھی نگاہ سے دیکھا ہے۔ ہم نہایت ادب سے آپ کی شکایت کے جواب میں اس قدر گذارش کر دینا چاہتے ہیں۔

۱۔ کہ خبروں کا کسی اخبار سے نقل کرنا امر زیر بحث نہیں ہے۔ اگر آپ نے زیر بحث خبر بندے ماترم سے نقل فرمائی تو اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم بھی بندے ماترم اور دیگر اخبارات سے خبریں نقل کرتے ہیں۔ ساتھ ہی حوالہ اخبار نقل کر دیا کرتے ہیں۔ خبریں کوئی اخبار گھڑ نہیں گھڑا کرتا۔ پر اگر خبر زیر بحث آپ نے بندے ماترم سے ہی نقل کی تھی تو اس کا حوالہ دینا تھا۔ مگر حوالہ نہ ہونے کی وجہ سے خبر آپ کی خیال کر لی گئی۔ جس میں آپ نے عیسائیوں کو جواب دینے کا خود حق عطا فرما دیا تھا۔ اسی وجہ سے نور افشاں نے آریہ گزٹ کو اپنا مخاطب بنایا ورنہ ضرورت نہ تھی۔

آپ نے گزٹ کی خبر کا جواب دینے والے نامہ نگار نے آپ کی ڈگری کا حوالہ اس وجہ سے دیا تھا کہ خبر زیر بحث آپ کی معلومات سے نہایت ادنےٰ درجہ کی ہے۔ گو آپ کا مخبر بھی ایک مستند عالم ہے۔ پر اس خبر کی صحت و صداقت آپ سے مستند اصحاب کے علم و معلومات سے نہیں ہو سکتی۔ آپ نے بھی خبر کے ساتھ اس کی صحت و صداقت کی کوئی دلیل نقل نہیں کی ہے۔ پس ہمارے نامہ نگار نے آپکی ڈگری کا حوالہ دینے میں ہرگز آپ کی کسر شان یا اشتعال انگیزی کا خیال تک نہیں کیا ہے۔ البتہ آریہ گزٹ کی خبر زیر بحث کو آپ کی معلومات سے نہایت کم درجہ کی خبر ظاہر کیا ہے۔ جسکا مدعا اس کے سوا کچھ خیال میں نہیں آسکتا کہ مسیحی مذہب کی تاریخ کو جھٹلایا جائے۔

لاریب آپ ایک مستند عالم ہیں۔ آپ کا پرچہ ایک مذہبی پرچہ ہے۔ خبر زیر بحث کا آپ کے اخبار میں نکل جانا کم از کم آریہ گزٹ کے بہت سے ناظرین کو مغالطہ میں مبتلا کریگا۔ وہ عیسائیوں کے مقابل خرمنہ کور کو فرور دہرائینگے اندیشہ ہے کہ اس خبر سے بہت جگہ بدمزگیاں پیدا ہوں اس وجہ سے کم از کم نور افشاں کو اس بات کی امید نہیں کہ آپ اس خبر کو شائع کر کے آریہ گزٹ کو حق بجانب خیال فرمائیں۔ ہم آپ کی نگرانی میں آریہ گزٹ کی شان بلند خیال کرتے ہیں۔

مزید براں آپ عیسائیوں کو خبر زیر بحث کے جواب دینے کا حق عطا کر کے یہ خیال نہیں کر سکتے کہ وہ آپ سے اختلاف نہ کریں۔۔۔ اگر کریں تو وہ آپ کی کسر شان کے مرتکب ہو جائینگے۔ ایسا خیال بجائے خود وسعت خیالی اور بلند نظری کا منافی ہے۔ نور افشاں کا جواب اگر معقول نہ ہو تو اس کی تردید کی جا سکتی ہے۔ مگر آپ کا اپنی کسر شان کا شکوہ کرنا یا نور افشاں کے جواب کو اشتعال انگیز بتلانا کم از کم آپ سی ہستی کے لئے موزوں معلوم نہیں ہوتا۔ کیا آپ کے نوٹ سے ہم یہ نتیجہ نکالنے میں حق بجانب نہیں کہ آپ لاجواب ہو گئے ہیں؟

کاشکہ آپ تھوڑی دیر کیلئے اپنے آپکو عیسائیوں کی جگہ کھڑا کر کے خبر زیر بحث کو اور اپنے جواب کو ایک دفعہ پڑھ لیتے تو آپ کو کسی کی کسر شان اور دل آزاری کی حقیقت معلوم ہو جاتی یا ستیارتھ پرکاش کے اس باب کو پڑھ لیتے جو مسیحیت پر لکھا گیا ہے تو آپ کو مسیحیوں کے صبر و برداشت کا اندازہ ہو جاتا۔ مگر ہم شکوہ کریں تو کس سے کریں؟ آپ تو اب بھی بقول خود سوامی دیانند صاحب کی بجائے جو آستک تھے مرحوم مسٹر بریڈلا ناستک کو ہی راستبازی۔ پاکبازی دیانتداری اور حق پسندی میں مسیحیوں پر ترجیح دیے جاتے ہیں۔ کیا یہی آپ کی حق پسندی کا ثبوت ہے؟ افسوس ہے کہ نور افشاں آپ کا ہمخیال نہیں ہو سکتا ہے۔

اصل بات تو اس قدر ہے کہ یسوع مسیح کی مقدس ہستی کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ اُسے ہر ملک و قوم اپنا بنانا چاہتی ہے۔ ہر ملک کے پڑھے لکھے اصحاب کوشش کرتے ہیں کہ یسوع مسیح کو اپنے ملک کا اپنی قوم کا اپنی زبان کا بنا کر دکھائیں۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ اس معاملہ میں لوگوں کی کوششیں ایک حد تک راستی پر ہیں۔ کیونکہ یسوع مسیح در اصل ہر زمانہ کی ہر ایک انسانی قوم کا ہے۔ صرف عیسائیوں کی ملکیت نہیں ہے۔ چند برسوں کا عرصہ گذرا کہ آریہ سماج کے ایک ممبر نے یسوع مسیح کی پوشیدہ زندگی کا اُردو ترجمہ شائع کر کے اسی حقیقت پر روشنی ڈالی تھی۔ پھر مسلمانوں میں مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کے دعوے کے ساتھ کھڑے ہو کر اس حقیقت کا اظہار کرتے رہے۔ مہاتما گاندھی کو لوگوں نے دنیا بھر میں مسیح روپ مشہور کیا۔ اب مدراس سے یہ آواز پیدا ہوئی کہ مسیح گویا مدراسی تھا۔ آپ نے بھی کسی اعتراض و کراہیت کے بغیر اس خبر کو اپنے اخبار میں نکال دیا۔ دیگر اخبارات نے

بھی اس خبر کو شائع کیا ہوگا - ہم سمجھتے ہیں کہ اس معاملہ میں آریہ گزٹ یا کسی دوسرے اخبار کی کوشش بری نہیں ہے - وہ یسوع مسیح کو ہندوستانی بنا کر اپنا مسیح کہہ سکتا ہے ... لیکن بُری بات یہ ہے کہ مسیحی مذہب کی تاریخ کو جھٹلانے کے لئے یسوع مسیح کو ہندوستانی یا مدراسی مشہور کرنے کی کوشش کی جائے بعض آریہ گزٹ کی زیر بحث خبر کے معنے زرافشاں کے نامہ نگار نے مسیحی مذہب کی تاریخ کو جھٹلانے کے سمجھ کر جواب لکھا وہ بھی اس وجہ سے لکھا کہ آپ خود عیسائیوں سے جواب کے متمنی ہوئے تھے ورنہ اس خبر کی بابت کچھ لکھنے کی زرافشاں کو ضرورت نہ تھی ۔

مسجد کعبہ کے سوا مکہ معظمہ کی تمام مسجدیں مسمار

رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ مکہ معظمہ میں ابن سعود کے پیرووں نے تمام مسجدیں منہدم کر دی ہیں - لیکن مسجد کعبہ کو ویسے ہی رہنے دیا ہے - اگر عام مسلم رائے تباہی کے خلاف ہو تو ابن سعود ان مساجد کی دوبارہ تعمیر کے لئے تیار ہے مدینہ منورہ کے متعلق اس رپورٹ کی تصدیق ہو گئی ہے کہ پیغمبر کے چچا حمزہ رض کا مقبرہ ابن سعود کی گولہ باری سے تباہ ہو گیا ہے - لیکن اس کے پیرو ابھی تک مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوئے ۔

دونوں پارٹیاں امن کی خواہشمند ہیں - لیکن ابن سعود نے اس وقت تک جگہ چھوڑنے سے انکار کر دیا ہے جب تک خاندان ہاشمی اس علاقہ کو ترک نہ کر دے وہ اس خاندان کے ایک اور شخص کو شریف تسلیم کرنے کو تیار ہے - لیکن یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں کہ اس علاقہ کا حاکم کوئی ہاشمی ہو۔

جدہ کی حالت اور بھی خستہ ہے ۔ لوگوں کے پاس روپیہ اور خوراک کم ہے ۔ اور اگر امیر علی فنڈ ز حاصل نہ کر سکا تو یہ اب وقت کی بات رہ گئی ہے کہ وہ کب سر نگوں ہوگا !

(عام)

امریکہ کے مشہور ڈاکٹر عیلی کے اٹیہ میں بشارتی لیکچرس

پادری اے - جی میکگو اٹیہ یو - پی سے رقمطراز ہیں کہ ڈاکٹر عیلی نے ۳۰ اکتوبر سے آٹھ نومبر تک پولس رسول کے خط افسیوں ۴ : ۱۱ آیت پر لیکچرس سنائے - ڈاکٹر جے - بی عیلی جو نیویارک اور فلاڈلفیا امریکہ میں نہایت کامیاب رسول ثابت ہوئے ہیں - اٹیہ میں خدا کے بشیر و رسول ظاہراً ثابت ہوئے - اٹیہ میں آپ نے عیسائیوں اور غیر عیسائیوں کو کلام خدا سنایا عیسائیوں میں آپ کی خدمات ریوائول کے ہم معنی تھیں جن سے مسیحیوں کی روحانی اور عملی زندگی کی حقیقتوں پر عجیب و غریب روشنی ڈال گئی - کلام کی روشنی سامعین پر ان معانی کی پڑی کہ ہر ایک سامع کی روحانی اور عملی زندگی کی گویا پوری تصویر اس کی آنکھوں کے روبرو آگئی - جو صداقت پیش کی گئی وہ محض خیالی صداقت سے بہت بلند و بالا تھی - وہ ایک صداقت تھی جو عملی زندگی کے نتائج کو جمع کرنے کے متعلق تھی - یسوع مسیح کی جو عظیم الشان ابدی انانیت ہے نہایت صفائی سے حقیقی و حاضر ظاہر کیا گیا اور روح القدس جو یسوع مسیح کو ظاہر کرنے والا ہے ہماری زندگی کی ہر ایک آزمائش میں ایک الٰہی قوت و طاقت ظاہر کیا گیا - ہماری زندگی کی ہر ایک خدمت میں اس کا اختیار و اقتدار دکھایا گیا - خواہ وہ خدمت ادنیٰ ہو یا اعلےٰ - ڈاکٹر عیلی کے ان درسوں کے طفیل جو آپ نے مسیحیوں کو سنائے عملی صورت میں بھی رونما ہوئے - بعض نے نہایت صفائی سے اس بات کا اظہار کیا کہ اب ہم پھر کے خدا کی مضبوط گرفت میں آئے ہیں ۔

ڈاکٹر عیلی نے جو درس غیر مسیحیوں کو سنائے وہ خدا کی محبت کی روح کا عجیب و غریب مکاشفہ تھا - پیغامبر خدا کے فضل کی ایک زندہ مثال ہو کر . . . . کے فضل کی بابت کلام سناتا رہا - جس کا ہندو مسلمان سامعین پر نہایت گہرا اور ترقی کن اثر پڑا - جو صداقت سامعین کے روبرو پیش کی گئی وہ محض روغنی جھوٹ نہ تھی - بلکہ مسیحیت کی خالص صداقت تھی - مضامین جن پر کلام کیا گیا تھا - گناہ - یسوع مسیح کی موت - خدا کی محبت کے نغمے - جو بشارتی روح سے بھرپور تھے - جس کا یہی نتیجہ ہوا کہ کئی ایک ہندو مسلم بھائی دلیری سے ڈاکٹر عیلی کے پاس آئے - کہ آپ کے ساتھ دعا کریں - ڈاکٹر عیلی نے اُن کے ساتھ دعا میں امامت کی ۔

ڈاکٹر عیلی نے اٹیہ کے انگریزی خواندہ صاحبان میں ایک انگریزی میں درس دیا - اس میٹنگ میں ایک جوان وکیل نے کھڑے ہو کر علانیہ اعتراف کیا کہ بہت برسوں کے بعد خدا کی بادشاہت اٹیہ میں آئی ہے - یہ بادشاہت مسیح ابن اللہ کے دلکش پیغام کے ساتھ یا بعد آئی ہے۔

اس بات کی آخری شہادت کہ اٹیہ میں روح القدس اپنے کام میں مصروف ہے یہ ہے کہ اٹیہ میں ۶۰ آدمیوں نے تحریری اقرار نامہ لکھ دیا کہ وہ بائبل کی بلاناغہ تلاوت کرینگے - ان میں ۴۳ ہندو اور ۱۵ مسلم صاحبان ہیں - ان صاحبان نے اپنی یہ خواہش سرگرمی سے ظاہر کی کہ ہم یسوع مسیح کی بابت زیادہ جاننے کی کوشش کرینگے کہ وہ گم گشتہ بنی آدم کا زندہ نجات دہندہ ہے - خدا وہ دن ضرور نزدیک لا رہا ہے - جب ہر ایک زبان اقرار کریگی کہ خداوند یسوع مسیح خداوند ہے ۔

سی - ایچ - ڈی ۔

کرسمس نمبر کے لئے بہت جلد مضامین دفتر زرافشاں میں ارسال فرمائیں۔

آزمائش اور تیاری

ہم اپنے بزرگ بھائی پادری این بی۔ داس صاحب کا یہ دوسرا مضمون نذر ناظرین کرتے ہیں۔ یہ بھی غور و فکر سے پڑھنے کے لائق ہے۔ ایڈیٹر

ہماری زندگی ایک راہ ہے اور اس راہ میں ہمیشہ کسی نہ کسی طرح کی آزمائش موجود رہتی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ جوانوں کو وہ آزمائش صرف دور معلوم ہوتی ہے اور اُن کو اس کا خیال بھی بُرا معلوم ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم کیوں پہلے سے ہی اپنی زندگی کے صاف آسمان کو داغدار بنا دیں اور تکلیفات کا خیال کر کے تیاری کریں۔ ممکن ہے کہ وہ سالہا سال تک شاد رہیں وہ کہتے ہیں کہ خود خداوند نے فرمایا ہے کہ کل کی فکر نہ کرو۔ بھروسہ کی زندگی کا سچا قاعدہ یہ ہے کہ روز بروز کے لئے زندگی بسر کریں۔ لیکن ایک صورت ایسی ہے جس میں ہم کو اپنے سب سے خوش دنوں میں بھی آزمائش کے آنے کا خیال کر کے تیار رہنا چاہئے۔ اُس شخص کو جس کے انبار خانے اس سال کی فصل سے بھرے ہیں سال بھر کی روٹی کی تو فکر نہیں کرنی چاہیئے۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ وقت پر بیج بو کر آنیوالی فصل کے لئے تیار ہو رہے اور اُس کا خیال کرے۔ ہم آئندہ کے غموں کا خیال کر کے اپنی خوشی کے دنوں کو غمزدہ نہ بنا دیں۔ مگر اپنے خوشی کے دنوں میں تاریک حالتوں کے لئے تیار رہیں کہ جب وہ آ جاویں تو ہم تسیار پائے جاویں۔ ہم اپنی کثرت کے دنوں میں قحط کے دنوں کے لئے جو آنے والے ہیں ذخیرہ جمع کر رکھیں۔ "اے نادان چیونٹی سے نصیحت سیکھ کہ جو گرمی میں جمع کرتی ہے تاکہ جاڑے میں اُس کو کھاوے۔"

کبھی کبھی لمبا سفر کرتے ہوئے دن دوپہر کو ہی ریلگاڑی میں لمپ جل جاتے ہیں۔ وہ جس نے پہلے ہی دفعہ سفر کیا ہو اُسے یہ کام عجیب اور بیہودہ معلوم ہوتا ہے۔ نئے مسافر اُس کی نسبت طرح طرح کے خیال ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد جب ٹرین ایک لمبے اور تاریک ٹنل کے درمیان گھس جاتی ہے تو یہ عجیب اور بے فائدہ معلوم نہیں ہوتا اور نہ اُس کی روشنی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اسی طرح جوانوں کو جب آئندہ کی آزمائشوں اور تکلیفوں کے لئے تیاری کی نسبت کہا جاتا ہے تو انہیں غیر ضروری اور لاحاصل معلوم ہوتا ہے وہ نہیں چاہتے کہ ابھی تسلی اور اطمینان کے لمپ اپنے دلوں میں جگا دیں جبکہ زمینی برکتوں کا سورج اُن پر چمک رہا ہے۔ اور اُن کی راہ خوشی کی راہ دکھائی دیتی ہے لیکن اُن کے راستے میں آگے کو ایسی تاریک جگہ اور حالتیں موجود ہیں جنکو وہ دیکھ نہیں سکتے۔ اور جن میں اُن کو داخل ہونا ضروری اور لابدی ہے اور ممکن ہے کہ عین اُس وقت اُن کو تسلی کے لمپ لینے اور جلانے کا وقت اور موقع بھی نہ ملیگا۔ اگر اُنہوں نے نادان کنواریوں کی مانند پہلے سے کوئی انتظام نہیں کیا ہے۔ تو سخت تاریکی میں چھوڑے جاوینگے۔ لیکن اگر اُنہوں نے اپنے روشن دنوں میں دانائی سے اپنی تاریک راہ کے لئے تیاری کی ہے تو لمپ ان کو اپنی روشنی دینگے اور اس تاریکی میں خوش کرینگے۔

آنیوالی مصیبتوں کے لئے فکرمند ہونے اور آنے والی مصیبتوں کے لئے پہلے سے تیاری کرنے میں فرق ہے پہلا گناہ ہے اور دوسرا فرض ہے وہی لوگ بغیر کسی قسم کے فکر کے پوری شانتی کی حالت میں رہ سکتے ہیں۔ جنہوں نے کسی آنے والی مصیبت کے لئے پہلے سے تیاری کی ہے۔ کوئی شخص بالکل اچھے موسم میں سمندر میں خوشی حاصل نہیں کر سکتا۔ جسکو اس امر کا اطمینان نہیں ہے کہ وہ جہاز جس پر وہ سوار ہے سخت سے سخت طوفان کا مقابلہ کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ کوئی شخص زندگی کی خوشی کو پورے طور سے حاصل نہیں کر سکتا جو موت کے لئے تیار نہیں ہے۔ کوئی شخص خوشی اور آسائش سے پورا فائدہ حاصل نہیں کر سکتا جس نے مصیبت کا مقابلہ کرنے کے لئے تیاری نہیں کی ہے۔

آزمائش کا مقابلہ کرنے کے لئے کون سی تیاری کریں۔

چند بنیادی سچائیاں ایسی ہیں کہ اگر وہ اچھی طرح سے ہمارے ذہنوں میں جگہ حاصل کریں تو ہمارے لئے آزمائش میں بڑی تسلی حاصل ہوگی۔

(۱) **خدا کا انتظام**۔ خدا ہر ایک امر میں کامل پاکیزگی۔ دانائی۔ قدرت سے کام کر رہا ہے۔ اس عالم میں کوئی بات اتفاقی نہیں ہوتی۔ خدا کی حکومت تمام مخلوقات اور ان کے سارے فعلوں تک پہنچتی ہے پھر وہ جو حکومت کرتا ہے۔ صرف طاقت ہی نہیں ہے بلکہ ہمارا باپ بھی ہے اور لامحدود محبت سے ہم کو پیار کرتا ہے۔ وہ ہی ہمارے لئے فکر کرتا ہے۔ وہی ہمارے لئے تجویز کرتا ہے۔ وہی عالم کے تمام وسیع اور پیچیدہ کاموں کے درمیان ہم میں سے ہر ایک کی خبر لیتا ہے اور ہم میں سے کسی کو نہیں بھولتا ہم اس قدر محفوظ ہیں کہ کوئی چیز ہم کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اگر ہم خدا کے فرزند ہیں تو جانتے ہیں کہ کسی قسم کی مصیبت ہم پر خدا کی مرضی کے بغیر نہیں آ سکتی۔ چونکہ وہ خدا کی مرضی ہے اس واسطے ہمارے لئے وہ سب سے بہتر ہے۔ اُس کی کامل دانائی جو کبھی غلطی نہیں کرتی ہم کو یقین دلاتی ہے کہ ہمارے لئے پیار... ہر شے میں اُس نے نہ صرف غلطی ہی نہیں کی ہے بلکہ وہ اپنی لامحدود محبت کے سبب سے بڑی بھلائی چاہتا ہے

اس سچائی پر اچھی طرح یقین کرنے سے جو کچھ خدا ہم پر بھیجتا ہے۔ اُس کو بغیر شک و شبہ کے بڑی محبت اور خوشی کیساتھ اُس کی مرضی کے تابع ہونے کے لئے قبول کر لیتے ہیں۔

(۲) **پاک نوشتوں** کی سچائیوں سے اپنے دلوں کو بھرنے سے آزمائش کے دنوں کے لئے ہم خوش

اور آئندہ میں رہنے کے لئے تیاری کر سکتے ہیں۔ ہمارا خداوند اپنی آزمائشوں پر کلام کے وسیلے ہی غالب آیا۔ اُس نے ضرور اس سے پہلے کلام کو پڑھا اور حفظ کیا ہوگا۔

(۳) جبکہ آزمائش ابھی دور ہی ہو خدا کے ساتھ ساتھ چلیں۔

(۴) دوسروں سے وفادار اور سچی محبت سے بھری ہوئی ہمدردی اور دوستی آزمائش کے لئے تیاری ہے۔ جھوٹی دولت سے اپنے لئے دوست پیدا کرو۔

موجودہ لمحہ میں خدا کے لئے وفادار رہنے کی کوشش آئندہ لمحہ میں وفادار رکھنے کے لئے تیاری ہے۔

این۔ پریم داس

ملکہ الگزینڈرا کی وفات

کلکتہ ۲۱ نومبر۔ وائسرائے ہند کو ملک معظم کا تار موصول ہوا ہے کہ ملکہ الگزینڈرا کی وفات واقع ہوگئی ہے۔ اس پر وائسرائے نے ملک معظم کو ہمدردی کا تار بھیجا۔ جس کا ملک معظم نے شکریہ ادا کیا ہے۔ اسی طرح سے کمانڈر انچیف نے بھی ملکہ کی وفات پر فوج کی طرف سے اظہار ہمدردی کا تار بھیجا جس کا ملک معظم نے شکریہ ادا کیا ہے۔

(بصدے ماتم)

حامیانِ ابنِ سعود کا جلسہ

لاہور ۲۲ نومبر۔ آج رات کے ۹ بجے حامیان ابن سعود کا ایک جلسہ سردار حبیب اللہ کے احاطہ میں منعقد ہوا۔ میاں سراج الدین صدر تھے۔ اس جلسہ میں پہلے ابن سعود کی حمایت میں محمد اسمٰعیل غزنوی و مسٹر ایم۔ اے خاں و دیگر اصحاب نے تقریریں کیں۔ مسٹر ایم۔ اے خاں نے سید حبیب کی وہ درخواست پڑھ کر سنائی جو انہوں نے [illegible] سے امداد کے لئے خلافت کمیٹی کو بھیجی تھی

(باقی)

بیش قیمت موقع

ہم ناظرین کرام سے اپنے عزیز و پیارے بھائی پادری عبدالسلام صاحب ۔ ۔ ۔ پاسٹر انبالہ شہر کلیسیا کا تعارف کراتے ہیں۔ وہ پہلی دفعہ پہلے پیغام کے ساتھ نور افشاں میں رونما ہوئے ہیں۔ آپ اپنی نمود و نمائش کے کبھی طالب نہیں ہوئے۔ آپ ایک مدت سے کامیاب و باثر پاسٹر رہے۔ آپ اپ خود بخود ہی کلام الٰہی کے ساتھ حالت گمنامی سے نکلے ہیں اس وجہ سے امید کی جاتی ہے کہ اب آپ خاموش نہ رہینگے۔ بلکہ نور افشاں کے وسیلے سے ضرور بھوکوں کو کلام سنائینگے۔ آپ کا پہلا پر لطف پیغام نذر ناظرین ہے۔ ایڈیٹر

مانگو تو تمہیں دیا جائیگا متی ۷

سلیمان کے واقعات زندگی میں وہ بیان کیسا ہی دلچسپ ہے جس میں خدا نے اُس پر ظاہر ہو کے فرمایا کہ "جو تو چاہتا ہے کہ میں تجھے دوں سو مانگ لے"۔ ۔ ۔ تواریخ ۱: ۷ آیت کی روشنی میں دل ہی دل میں ہم سلیمان کو رشک کی نگاہوں سے دیکھتے اور کہتے ہیں کہ سلیمان بڑا مبارک شخص تھا جس کو خدا نے ایسا بیش قیمت موقع بخشا۔ کاشکہ ایسا بیش قیمت موقع خدا مجھے بھی دیتا۔

افسوس مت کرو۔ آج وہ موقع ہے جبکہ خداوند فرماتا ہے کہ "مانگو تو تمہیں دیا جائیگا"۔ سلیمان کو تو ایک ہی موقع ملا ہماری تمام زندگی وہ بیش قیمت موقع ہے۔ جبکہ خداوند اپنے کلام کے ذریعہ ہم سے مخاطب ہو کر کہتا ہے "مانگو تو تمہیں دیا جائیگا"۔

ہر شخص کی زندگی میں بہت سی خواہشیں اور مرادیں بھری رہتی ہیں جو اس کے دل میں موجوں کی طرح سے اچھلتی رہتی ہیں کہ کاشکہ ایسا مکان اور ایسا باغ میرے پاس ہو جائے۔ اس قدر روپیہ اور اس قدر زمین مجھے حاصل ہو جائے۔ کاشکہ یہ عہدہ اور وہ مرتبہ مجھے مل جائے۔ اسی طرح بچوں کے دل میں بھی بہت سی مرادیں بھری رہتی ہیں کہ کاشکہ مجھے سونے جاگنے والی گڑیا۔ اس طرح کی پھول دار فراک۔ پتنگ ڈور۔ فٹ بال مل جائے۔

آج کیسا مبارک اور خوشی کا دن ہے۔ جس میں وہ شخص جس کے ہاتھ میں زمین اور آسمان کا اختیار ہے۔ اپنی زبانِ مبارک سے فرماتا ہے کہ "مانگو تو تمہیں دیا جائیگا"۔ یہ بھی دیکھو کہ یہ کیسا بڑا اور وسیع وعدہ ہے کہ مانگو جو کچھ چاہو۔ جتنا چاہو اور جتنی مرتبہ چاہتے ہو مانگو اور تمہیں دیا جائیگا۔

ذرا اندازہ تو لگائیے۔ بورڈنگ اسکول کے اس لڑکے کی خوشی کا جس کو پرنسپل یا ہیڈ ماسٹر صاحب بلا کر محبت کے ساتھ یہ کہہ دیں کہ بچے جس چیز کی تم کو ضرورت ہوا کرے میرے پاس آکر مانگ لیا کرو۔ اتنی بات سے اُسکی خوشی میں کس قدر اضافہ ہو جائیگا۔ جبکہ اُس کو یہ تجربہ بھی ہو جائیگا کہ واقعی جو میں مانگتا ہوں مجھے مل جاتا ہے۔ تو اُس کی خوشی اور بے فکری کی کوئی حد نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح خیال کیجئے کہ وہ شخص کیسا خوش اور مطمئن ہو جائیگا جس سے کوئی دولتمند۔ حاکم ضلع۔ ہوشیار وکیل تجربہ کار ڈاکٹر یہ کہہ دے کہ میں ہر وقت بڑی خوشی کے ساتھ آپ کی مدد کرنے کے لئے تیار ہوں۔

جبکہ حاکموں۔ دولتمندوں۔ وکیلوں اور ڈاکٹروں کی تسلیوں سے اس قدر دلجمعی ہو جاتی ہے تو کتنے درجہ زیادہ ہم کو مطمئن اور خوش ہونا چاہئے جبکہ خداوند فرماتا ہے۔ "مانگو

تو نہیں دیا جائیگا۔

ہمیشہ خیال رکھئے کہ خدا کے وعدوں میں بہ نسبت انسان کے وعدوں کے بہت ہی زیادہ خوشی اور تسلی ہوتی ہے۔ انسانی مدد اور تسلی پر ذرا غور کیجئے تو آپ کو میری بات کا یقین ہو جائیگا کہ واقعی الٰہی وعدوں میں بہ نسبت انسانی وعدوں کے زیادہ بلکہ بہت ہی زیادہ خوشی اور دلجمعی ہوتی ہے۔ دیکھئے۔

۱۔ جو چیزیں ہماری زندگی کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہیں اُن کے دینے میں یا اُن کے بہم پہنچانے میں تمام عالم۔ کل بہادر۔ تمام صاحب حیثیت اشخاص۔ سارے بادشاہ بلکہ شاہنشاہ ہماری طرح سے لاچار ہیں۔ مثلاً ہوا کے چلانے میں جس پر ہماری زندگی کا دارومدار ہے قحط کے وقت پانی برسانے میں جس پر ہماری خورش اور پرورش موقوف ہے وبا کو دور کرنے میں جو خلقت کو ہلاک کر دیتی ہے انسان بالکل کچھ نہیں کرسکتا ہے۔

۲۔ اب جو کچھ ایک انسان دوسرے انسان کے لئے کرسکتا ہے اُس کی حقیقت کو دیکھئے

(۱) انسان کی حالت و حیثیت بدلتی رہتی ہیں۔ آج وہ امیر ہے کل غریب ہوگا۔ صبح دوست ہے، شام کو دشمن ہو جائیگا۔ ابھی تندرست ہے تھوڑی دیر بعد بیمار ہوگا۔ آج ہے کل نہ ہوگا۔ لہٰذا انسانی تسلیاں دیرپا نہیں ہوسکتی ہیں۔

(۲) بار بار مانگنے سے وہ تنگ دل اور بیزار ہو جاتا ہے۔

(۳) وہ وعدہ کرکے عین ضرورت کے وقت مکر بھی جاتا ہے۔

(۴) وہ دیکر احسان جتاتا اور اُلاہنا دیتا ہے یہ ایسی ناگوار بات ہے جس کی برداشت طبیعت انسانی میں بہت ہی کم ہے۔ بعضوں کو تو یہ بات یہاں تک ناگوار ہوتی ہے کہ بھوکا پیاسا تنگدست رہنا منظور کر لیتے ہیں۔ مگر دوسرے کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے۔ مبادا کہ وہ کسی وقت الاہنا دے۔

خیال کیجئے کہ باوجود انسانی وعدوں کی خامی کے اور عمل کی کوتاہی کے اور انسانی کمزوری کے نقصوں کے پھر بھی ہم انسانی مدد اور تسلی کے وعدوں سے خاطر جمع ہو جاتے ہیں تو کس قدر زیادہ خدا کے اس وعدے سے خاطر جمع ہونا چاہئے جو کہتا ہے کہ "مانگو تو تمہیں دیا جائیگا"!

ہوسکتا ہے کہ ناظرین میں سے بعض کے دل میں یہ خیال آوے کہ اچھا میں آزماؤں گا کہ یہ بات سچ ہے کہ نہیں۔ میں آج ہی خدا سے بہت سی اشرفیاں مانگونگا۔ اور دیکھونگا کہ خدا مجھے دیتا ہے یا نہیں!

اس لئے میں سندی آیت کی سچائی کا تجربہ کرنے والوں سے یہ عرض کرتا ہوں کہ جب ہم خدا سے کچھ مانگیں تو ذیل کی چار باتوں کا ضرور ضرور خیال رکھیں کہ (۱) خدا پاک ہے (۲) کہ وہ عالم الغیب ہے (۳) کہ وہ بادشاہ عظیم ہے (۴) کہ وہ ہمارا آسمانی باپ ہے اور جب ہم ان چار باتوں کو اپنی یاد میں تازہ رکھتے ہوئے خدا سے مانگینگے تو اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ (۱) ہم بیجا اور ناپاک عرضیں لیکر خدا کے حضور نہ جائینگے۔ کیونکہ خیال رہیگا کہ وہ پاک ہے۔

۲۔ دل میں کچھ اور زبان پر کچھ رکھتے ہوئے اُس سے ہرگز کچھ نہ مانگینگے۔ کیونکہ خیال ہوگا کہ وہ دلوں کے حال کو جانتا ہے۔

۳۔ نہ صرف چھوٹی چھوٹی چیزوں کے لئے خدا سے عرض نہ کرینگے بلکہ بڑی سے بڑی عرضیں لیکر خدا کے حضور میں آئینگے۔ کیونکہ خیال ہوگا کہ وہ قادر مطلق اور بادشاہ عظیم ہے۔

۴۔ اور جبکہ ہمیں خیال رہیگا کہ خدا ہمارا آسمانی باپ ہے تو ہمارا مانگنا بچوں کی طرح ہوگا کہ (۱) امتحان کرنے کی غرض سے ہم خدا سے نہ مانگینگے بلکہ بچوں کی طرح پورے یقین سے مانگینگے۔ (۲) بچوں کی طرح سے جو کچھ ہمیں درکار ہوگا ہم صرف خدا ہی سے مانگینگے (۳) ایک دفعہ مانگنے سے نہ ملا تو بار بار مانگینگے اور جب تک نہ ملجائے بچوں کی طرح مانگتے ہی رہینگے۔ (۴) اور اگر کوئی عرض قبول نہ ہوگی تو بیدل نہ ہونگے۔ کیونکہ جان لینگے کہ ماں باپ بھی بچوں کو وہ چیزیں نہیں دیتے جنکے وہ رکھنے کے لائق نہیں یا جو اُن کے لئے مضر ہیں۔ جیسے آگ سے کھیلنا چاقو گھڑی وغیرہ۔

کیا مانگو گے؟ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے ایک ہاتھ میں کچھ مٹھائی اور دوسرے ہاتھ میں ایک روپیہ لیکر اپنے دونوں ہاتھ اپنے دوست کے بچے کے سامنے رکھ دیئے اور کہا کہ بچے میرے دونوں ہاتھ کی چیزوں میں سے جو تم چاہو لیلو۔ بچے نے مٹھائی جلدی سے لیلی باپ نے کہا کہ بیٹا تم نے بڑی نادانی کی کہ روپیہ نہ لیا جس کی بہت سی مٹھائی آجاتی اُس کے دوست نے جھلا کر کہا بچہ ہے۔ اس نے یہ نادانی کی تو کچھ مضائقہ کی بات نہیں تعجب اور افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ہم سمجھدار ہو کر اس طرح کی نادانیاں کرتے رہتے ہیں کہ اس فانی عالم اور اس کی چند روزہ اشیاء کے حاصل کرنے کی دھن میں تو رات دن لگے رہتے ہیں مگر عالم بقا اور اس کی لازوال اشیاء ہمیشہ قائم رہنے والی دولت عزت اور خوشیوں سے غافل رہتے ہیں۔

ناظرین! ہم خدا سے کیا مانگیں؟ جبکہ اس نے بیش قیمت موقع ہمیں دیا ہوا ہے کہ "مانگو اور تمہیں دیا جائیگا۔ ہر ایک شخص کی زندگی سے کوئی نہ کوئی خاص خدمت متعلق ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو بڑی احتیاط اور خبرداری سے معلوم کرنا چاہئے کہ میری

زندگی سے خدا کا کونسا مقصد متعلق ہے؛ اور جو خدمت اور منصب خدا نے ہماری زندگی کے لئے ٹھہرا دیا ہے اس خدمت اور منصب کو عمدگی اور کامیابی کے ساتھ انجام دینے کے لئے ہم اس وقت خدا سے قوت اور دانائی مانگیں۔ یہی وہ چیز ہوگی جو سلیمان نے خدا سے مانگی تھی۔ جب اُس کو یہ بیش قیمت موقعہ ملا تھا کہ "جو تو چاہتا ہے کہ میں تجھے دوں سو مانگ لے۔ خدا سلیمان کی غرض سے بہت خوش ہوا تھا۔ یہاں تک کہ خدا نے اُس کے ساتھ اور بھی بہت کچھ دیا جو اُس نے نہ مانگا تھا۔ ۲ تواریخ ۱:۱۱ و ۲ سلاطین ۳:۱۳

جب ہم اپنی اپنی خدمت میں مدد اور فضل کے لئے خدا سے دعا مانگینگے۔ یقین کیجئے کہ خدا ہم سے بھی ویسا ہی خوش ہوگا جیسا سلیمان سے ہوا تھا اور اُس کے ساتھ اور بھی سب کچھ بخشیگا جو ہمیں درکار ہے۔ وہ ہمیں فضل بخشیگا کہ ہم اُس خدمت کو کامیابی کے ساتھ انجام دے سکیں جو ہماری زندگیوں کا مقصد اعلیٰ ہے۔ خدمت نہایت مبارک اور اعلیٰ شے ہے۔ خدمت کی خوشی سب سے بڑھ کر خوشی ہے۔ خوشیوں کا چشمہ ہی خدمت ہے۔

ہم خدا کا بڑا ہی شکر کریں جس نے اپنے عزیز اور اکلوتے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ یہ مبارک اور بیش قیمت موقع ہمیں بخشا کہ "مانگو تو تمہیں دیا جائیگا"۔ جب ہم کو خدا کے اس وعدے کے برحق ہونے کا تجربہ ہو جائیگا، تو ہماری زندگی نہایت خوشی۔ اطمینان اور برکت کی زندگی ہوگی۔

خدا کے اس وعدے کی سچائی کا شاہد
خادم عبد السلام
انبالہ شہر

کرسمس کے شاندار نمبر کے لئے جلد سے جلد نظم دفتر ارسال فرمائیے۔

قابل توجہ نورافشاں کی تمغہ کمیٹی

ہمیں چودھری . . . . صاحب نے کل خود تشریف فرما ہو کر یاد دلائی کہ جو کمیٹی نورافشانی تمغہ کے لئے مقرر ہے وہ نورافشاں ۱۹۲۵ء کی فائل کا جلد ملاحظہ فرما کر تجویز کرے کہ اس سال کس صاحب نے ایسے مضامین نورافشاں میں لکھے ہیں کہ جسے نورافشاں کا حیدری تمغہ دیا جائے۔

اس وجہ سے التماس کی جاتی ہے کہ جناب ڈاکٹر مولوی حشمت اللہ صاحب حشمت لودھیانوی۔ خواجہ غلام احمد صاحب سیالکوٹی۔ جلد اپنی اپنی آرا ۲۵ دسمبر سے پیشتر ندوی کے پاس روانہ فرمائیں۔ تاکہ کرسمس نمبر میں مستحق تمغہ کی خبر شائع ہو سکے۔

افسوس ہے کہ مرحوم و مغفور مولانا مولوی نصیر الدین صاحب نصیر کرنالوی کی جگہ تاہنوز خالی ہے۔ ممبران کمیٹی اگر آپ کی جگہ کسی اور صاحب کا نام پیش کر سکیں جسے نورافشاں سے دلچسپی ہو تو بہتر ہوگا۔ میں پادری عبد الحق صاحب اور پادری این۔ پی داس صاحب فیروزپوری۔ پادری وزیر چند صاحب بی۔ اے پاسٹر لائلپور چرچ کے اسماء گرامی پیش کرتا ہوں۔ انہیں صاحبان میں سے ایک صاحب کو پسند فرما کر ممبران کمیٹی اپنی رائے سے ندوی کو آگاہ فرمائیں تاکہ وہ کمیٹی مذکور کے ممبر ہو جائیں۔

غلام مسیح

ڈبلن ۲۰ نومبر۔ آج سات بجے صبح ایک بم نے ایک نہایت اعلیٰ سینما کو جس میں جنگ کی برطانوی فلم "یائیپرس" دکھائی جا رہی تھی۔ پورے طور پر تباہ کر دیا۔ دو پولیس مینوں نے حملہ آوروں کو روکنے کی کوشش کی۔ قوم پرستوں نے ان پر گولیاں چلا دیں۔

(بندے ماترم)

یو۔ پی کے مسیحی شعرا کا مشاعرہ

ناظرین کرام یو۔ پی کے مسیحی شعرا کے مشاعرہ کی جو خبر پیشتر پڑھ چکے ہیں اسی کے متعلق نمبر ہذا میں مشاعرہ کے نتائج ہدیہ ناظرین کئے گئے جنہیں دیکھ کر ناظرین کرام کا دل خوشی سے بھر جائیگا۔ جس کے ساتھ ہی تعجب و حیرت کا تیلا بھی پہنچائیگا۔ ہم علم آگہی بریلی کے پرنسپل صاحب کے دل سے شکر گذار ہیں کہ جنہوں نے اس مشاعرہ کی کیفیت سپرد قلم کر کے ہمارے پاس بھیجی اسے دیکھ کر کس کا دل بلیوں نہ اُچھلیگا۔ حق تو یہ ہے کہ مشاعرہ بریلی نے مسیحی شعرا کو پردہ گمنامی سے نکال کر ایسی شہرت دیدی ہے کہ آگے کو یہ استادانِ سخن بھی اُردو خواں اصحاب کے علم و آگاہی سے غائب نہیں ہو سکتے ہیں اور مسیحی پبلک انہیں سکوت اختیار کرنے دیگی۔

ابھی بریلی کا مسیحی مشاعرہ ختم ہوا تھا کہ دوسرے مشاعرہ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ہمیں قوی امید ہے کہ دوسرا مشاعرہ بھی کامیاب ہوگا۔ مسیحی شعرا سے التماس ہے کہ وہ کسی نہ کسی طور سے اُس کی شرکت کو غنیمت سمجھیں اور داد تحسین حاصل کریں۔

ہمیں معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ڈپٹی کمشنر صاحب گجرات چند روز ہوئے لالہ موسیٰ تشریف لے گئے اور انہوں نے گھی کے سوداگروں کو سخت تنبیہ کی کہ اگر وہ گھی میں ملاوٹ کرینگے تو اُن کے خلاف سخت کارروائی کی جائیگی۔ لودھیانہ سے بھی خبر ملی ہے کہ وہاں ہیلتھ آفیسر نے گھی فروشوں کی دو دکانوں پر چھاپہ مار کر گھی کے نمونے حاصل کئے اور انہیں کیمیکل اگزامینر کے پاس بھیج دیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ بندے ماترم نے ملاوٹی گھی کے خلاف جو جہاد شروع کیا تھا وہ پھل لا رہا ہے۔

(بندے ماترم)



ہمعصر پیغام صلح کو ایک نیک مشورہ

پیغام صلح کی چند اشاعتوں سے معلوم ہوا ہے کہ اس کا کوئی نیا اڈیٹر مقرر ہو گیا ہے جو نور افشاں سے واقف و آگاہ نہیں۔ اس وجہ سے اس کے تیور بیتوروں میں حدت و گرمی کی شدت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کی ہانڈی میں غیر معمولی اُبال پیدا ہونے لگے ہیں مسیحیت کے خلاف اس نے اپنے پیر و مرشد کا رویہ اختیار کیا ہوا ہے۔ اسے معلوم نہیں کہ وہ کس کے مقابل ہے ہم آپ کی روش کی تبدیلی کا انتظار کرتے کرتے تھکتے جاتے ہیں۔ پر آپ کی مسیحیت اور خدام مسیحیت کے خلاف زیادہ ہی گڈی چڑھتی جاتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مدیر پیغام کوئی نئے اسلام داں صاحب ہیں جنکی اسلامیت محض مرزا صاحب اور خصوصاً تقدس مآب امیر جماعت احمدیہ کے خیالات تک وسیع ہے آپ نے پیغام کی تازہ اشاعت میں "قتل دجال" کے عنوان سے مسیحیت اور مسیحی خدام کے خلاف دل کھول کر لغو بیانی ۔ ۔ ۔ ہے۔ ہم مدیر پیغام کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ آگے کو سنبھل جائے۔ ایسی لغو بیانیوں سے باز آئے۔ اشتعال انگیزیوں سے دست بردار ہو جائے مسیحیوں کی دل آزاری کرنے سے پرہیز کرے۔ کسی خدا ترس شاعر کے قول ذیل سے عبرت پکڑے جس نے کہا ہے کہ ؎

کھلونا سمجھ کر بگاڑو نہ ہم کو
کہ ہم بھی کسی کے بنائے ہوئے ہیں

دہلی ۲۰ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ سر حبیب اللہ نے وائسرای کی اگزیکٹو کونسل کے ممبر کے عہدہ کا چارج سر فضل حسین سے ۲۱ نومبر بعد دوپہر کو لے لیا ہے۔ (وندے ماترم)

ایک پروفیسر کا دعوےٰ

قدیم تاریخ ہند پر روشنی

سٹیٹسمین نے لندن ۱۸ نومبر کا ایک خاص کیبل شائع کیا ہے جس کا خلاصہ مطلب حسب ذیل ہے:۔ "کہ ہند کی ابتدائی تاریخ کی نسبت ہماری علمی معلومات میں بڑی تبدیلی ہونے کو ہے یہ پروفیسر ای ہرزفیلڈ کا تازہ اعلان ہے جو آپ نے اپنی اسی تازہ دریافت کی بنا پر کیا ہے آپ نے تاریخ بابل پیا تقریٹی ہو کر ایک دریافت شدہ سنگ مرمر کی سل کی تحریر کی بنا پر یہ دعوٰی کیا ہے۔ آج آپ لندن پہنچے ہیں۔ اور شام کو رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے روبرو آپ نے لیکچر سنایا جس میں سنگ مرمر کی دریافت شدہ سل کی تحریر سے استدلال کیا جو بعد مسیح تیسری صدی کی لکھی ہوئی ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہے کہ تیسری صدی عیسوی میں شمال مغربی ہند فارسی سلطنت کا ایک وسیع صوبہ تھا۔ جس پر فارسی حکمران حکومت کرتے تھے۔ آپ کے پاس قدیم پہلوی زبان کے ان کتبوں کی تصاویر ہیں جو سنگ مرمر کی سل کی تحریر سے لی گئی ہیں وہ انتہائی معانی میں علمائے تاریخ کی دلچسپی کا موجب ہیں۔ آپ نے اس کے ساتھ ہی ایک عظیم الشان شاہی محل اور گیل بھی دریافت کئے ہیں جو آجتک انسانی علم و آگاہی سے غائب چلے آتے تھے اور ان کا ذکر تاریخ میں ناپید ہو چکا تھا۔ ان میں سے خاص ذکر ساسانیوں کے پہلے بادشاہ اردشیر کا ہے۔ جس کی ہستی کا تمام نام و نشان مٹا ہوا تھا۔

ہز ہائنس مہاراجہ سر ہری سنگھ کشمیر نے بدھ کا روز عام فریادیوں کے لئے وقف فرمایا ہے۔

آل انڈیا انسداد شراب کنونشن

یہ کنونشن دہلی میں فراہم ہوگی فراہمی کا وقت جنوری کی ۲۹ سے ۳۱ تاریخ تک ہوگا۔ منتظم کمیٹی نے ہند کے قومی اور غیر قومی مشہور بلیغ اصحاب منتخب کرلئے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ہند کی انسداد شراب لیگ بنائی جائے۔ اجلاس میں ایک ڈیلیگیٹ صاحبان کو خوش آمدید کرنے والی میٹنگ ہوگی۔ خاصکر جو مہمانوں کا خیر مقدم کریگی۔ کنونشن کے پریزیڈنٹ دیوان بہادر رام چندر راؤ صاحب ایم۔ایل۔اے ہونگے جو اڈریس بھی دینگے پردہ دار مستورات کے لئے جدا ایک جلسہ ہوگا جس میں فارسی نظمیں پڑھی جائینگی۔ پرہیزگاری کے گیت گائے جائینگے اور وہ بھی باجہ کے ساتھ گائے جائینگے کنونشن میں بولنے والے جگہ جگہ عام جلسے کرینگے۔ جن میں بدپرہیزی کے نقصان اور برائیاں دکھائی جائینگی۔ ہندوستان میں جس قدر پرہیزگاری کی انجمنیں ہیں وہ ایک یا ایک سے زیادہ اپنے اپنے نمائندے کنونشن میں بھیجینگی۔ برہما اور سیلون تک کے نمائندے حاضر ہونگے۔ نمائندگان کو تمام سفر خرچ اور دیگر اخراجات خود برداشت کرنے پڑینگے۔ اگر کنوینر کو جلد اطلاع ملجائے تو وہ مقامی منتظم کمیٹی کو کوئی مشورہ دے سکیگا۔ غیر نمائندہ صاحبان کے لئے برائے ملاقات ٹکٹ بھی دیتے جائینگے۔ زیادہ معلومات کے لئے منتظم کمیٹی کے کنوینر سے پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

۵ ۵ کنگسن روڈ ہوڑہ بنگال
کنوینر منتظم کمیٹی پرہیزگاری لیگ آف انڈیا

نئے وائسرای آنریبل مسٹر ووڈ کے ماہ اپریل سے پہلے ہندوستان تشریف لانے کی توقع نہیں ہے۔

خبریں

کلکتہ ۲۴ نومبر گورنمنٹ ہند نے لوکل گورنمنٹوں کے نام حسب ذیل تار ارسال فرمایا ہے

سرکاری میموریل سروس دہلی میں گیارہ نومبر کو ۱۱ بجے صبح (یعنی اُس وقت کہ جو ویسٹ منسٹر ایبی میں سروس کے لئے قرار دیا گیا ہے) منعقد ہوگی۔ اس میں گورنر جنرل کی کونسل اور تمام سرکردہ سول اور ملٹری افسران جو دہلی میں موجود ہوں شامل ہونگے۔ اس موقعہ پر ماتمی لباس پہنا جائیگا۔ گورنمنٹ ہند درخواست کرتی ہے کہ مقامی گورنمنٹیں ہر ایک مقامی گورنمنٹ کے صدر مقام میں اسی قسم کی سروس منعقد کرنے کے انتظامات کرینگی۔ گورنمنٹ ہند نیز یہ ہدایت کرتی ہے کہ آیندہ شنبہ کو تمام دفاتر بند کئے جائیں۔

(بندے ماترم)

چونکہ خان بہادر شیخ عبد القادر نے استعفٰے دے دیا ہے۔ اس لئے گورنر پنجاب نے میاں فضل حسین کو اُن کی جگہ وزیر تعلیم مقرر کر دیا ہے میاں صاحب نے ۲۳ نومبر کو اپنے عہدہ کا چارج بھی لے لیا ہے۔

(رر)

بمبئی ۲۵ نومبر۔ لندن میں اس خبر کی تصدیق موصول ہو گئی ہے کہ وہابیوں نے مدینہ فتح کر لیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ابن سعود کا بیٹا محاصرہ کرنے والوں کا کمان افسر تھا۔

(رر)

بمبئی ۲۳ نومبر۔ کونسل آف سٹیٹ کے انتخابات ختم ہو چکے ہیں۔ بمبئی صوبہ میں کونسل آف سٹیٹ غیر مسلم حلقہ جات سے مندرجہ ذیل انتخاب منتخب کئے گئے ہیں۔

(۱) مسٹر فیروز سی سیٹھنا (۲) من موہن داس رامجی (۳) رتن سے دہیرام سے مرادجی۔

(رر)

پونہ ۲۳ نومبر۔ بمبئی صوبہ میں مسلم حلقہ میں ۶۵ فی صدی ووٹ دیئے گئے۔ اور اس کے لئے چار امیدوار تھے۔ خان بہادر رحیم جعفر کو سب سے زیادہ ووٹ ملے ہیں۔ آپ پہلے بھی کونسل آف سٹیٹ کے ممبر تھے۔

(رر)

کلکتہ ۲۳ نومبر۔ آج چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے اس مقدمے کا فیصلہ سنا دیا۔ جس میں گورنمنٹ آف انڈیا پرنٹنگ کے خزانچی تروچن چودھری پر ۲۴ ہزار کے ڈاک ٹکٹ چرانے کا الزام ہے۔ جو گورنمنٹ سٹورز نے اس کے پاس چھوٹی چھوٹی کاپیاں بنائے جانے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ ملزم کو بری کرتے ہوئے مجسٹریٹ نے تحریر کیا ہے کہ لاکھوں روپیہ کے ٹکٹ اس طرح براہ راست خزانچی کے پاس بھیج دینا اور پھر اس پر کوئی نگرانی نہ رکھنا نہایت غلط طریقہ ہے۔ جس کے لئے خزانچی کو ذمہ دار قرار نہیں دیا جا سکتا۔

(رر)

تصحیح

گذشتہ اشاعت نور افشاں صفحہ ۷ کالم ۲ سطر ۲ کے آگے یہ فقرہ یعنے "کیا ہر ایک ہندو برہمن جب مسیحی ہو جاتا ہے تو وہ روپیہ بٹورنے ہی کے لئے ایسا کرتا ہے؟" درج ہونے سے رہ گیا ہے۔ لہذا ناظرین نور افشاں درست کر لیویں۔

ضرورت

ایک مسیحی اُستاد کی ضرورت ننگے پرائمری سکول کے لئے ہے۔ جو کہ مڈل پاس اور اچھے چال چلن کا ہو۔ امیدوار کو درخواست کے ہمراہ اپنی چٹھیاں روانہ کرنی ضروری ہیں جو کہ پتہ ذیل پر ہوں۔

پادری ای گیئس۔ امریکن مشن منٹگمری

اشتہار ہے

بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ میرے لڑکے مسمی برکت کی بیوی مساۃ نار نقا عمر تقریباً ۱۵ سال رنگ سانولا قد میانہ نقش معیاری عرصہ ۵ سال سے گھر سے نکل گئی ہوئی ہے اور ایک لڑکی چھوڑ گئی ہوئی ہے۔ سننے میں آیا ہے کہ وہ مسلمان ہو گئی ہے۔ اور کسی مسلمان کے گھر میں ہے اگر ناظرین نور افشاں میں سے کوئی صاحب پتہ دیوے تو میں مشکور ہونگا۔ نیز مساۃ مذکورہ اگر واپس نہ آوے تو میں اپنے لڑکے کی شادی کا انتظام کرونگا۔

ازطرف۔ بابو ایس ہدایت مسیح قلعہ ٹھوسنگھ ضلع گورداسپور۔ ڈاکخانہ کلانور

ضرورت

بمبئی کیمیکل اینڈ ڈرگس ورکس کمپنی کو ٹریولنگ کنویسرس (امتحان کنندگان) اور مقامی ایجنٹس کی ضرورت ہے جو ہندوستان کے تمام حصوں میں ایجنٹس اور ٹریولنگ کنویسرس کا کام انجام دیکیں تنخواہ پچاس روپیہ ماہوار کیساتھ سفر خرچ بھی دیا جائیگا۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر روانہ کی جائیں۔

دی مینیجر۔ دی بمبئی کیمیکل اینڈ ڈرگس ورکس
دوسری پیرخاں سٹریٹ
مقابل جے جے ہاسپٹل بمبئی۔

اس مشاعرہ کو کامیاب و دلچسپ بنانے میں ہمارے ہر دلعزیز و مہربان ڈپٹی جے ایم چارلس صاحب اور اُن کی میم صاحبہ نے و نیز بہمنری کے طلبا و اُستادوں نے بڑی مدد پہنچائی - دو چار بھائیوں نے تو اس قدر خوشی کے ساتھ اپنا وقت اور اپنی طاقت و لیاقت اُس کے شامل حال صرف کی کہ بغیر اُن کی کوشش و مدد کے یہ مشاعرہ بالکل ناکامیاب ہوتا - اب چند باتیں جو ہم نے اس مشاعرہ کے ذریعہ سیکھیں وہ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں

(۱) اس کے ذریعہ سے ہم کو یہ معلوم ہوا کہ کس قدر مسیحی جماعت میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو کہ اپنے میں شاعری کا مادہ رکھتے ہیں - اور کہ جن کا حوصلہ یہ ہے کہ ہم غیر مسیحیوں سے کسی قدر بھی زبان کے استعمال کرنے کے معاملہ میں پیچھے نہ رہ جائیں - بلکہ زبان کو اپنی زندگی کی خدمت کے انجام دینے کا وسیلہ بناتے ہیں ان لوگوں سے آگے بڑھے رہیں - ہمارے پاس غزلیات کو چھوڑ کر بہت سے ایسے خطوط آئے جن سے یہ بات صاف طور پر ظاہر ہوئی -

(۲) اس قسم کے مشاعرہ کے ذریعہ ہم ایک دوسرے کی لیاقت کا اندازہ کر لیتے ہیں اور یوں اُن کی قدر کرنا سیکھتے ہیں - اس کے سلسلہ میں ایک خاص بخشش جو ہم کو حاصل ہوئی وہ یہ کہ چند ایسے شاعروں کا دیدار ہم کو حاصل ہوا کہ جس سے ہمارے حوصلے اور جماعت کے لئے آئندہ کی ترقی کی امید کئی درجے بڑھ گئی اور ہماری دوستی کا دائرہ بہت وسیع ہو گیا -

(۳) ہم نے معلوم کیا کہ اگرچہ مغربی تہذیب اور طریقے کے اثر سے ہماری مسیحی جماعت کا ظاہری ڈھنگ غیر مسیحی جماعتوں سے بہت کچھ نرالا ہو چلا تھا اور اس سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زمانہ حال کے روحانی تقاضوں کا پورا کرنا ہمارے لئے بالکل ممکن نہ ہوگا - لیکن اس مشاعرہ سے ہم نے جانا کہ مسیحی جماعت کے درمیانی درجوں کی طبیعت بالکل ملکی اور قومی حوصلے و تمیز سے پیوستہ ہو اور کہ ایک خاص تحریک اس قسم کی موجود ہے کہ ہم اپنی طبیعت اور خدمت میں قومی باتوں اور طریقوں کا دن بدن استعمال کرتے جائینگے -

(۴) ہم کو یہ معلوم ہوا کہ مسیحی مستورات بھی باوجود اس کے کہ ولایتی مشنری مس صاحبان سے تعلیم پاتی ہیں اور زیادہ تر ولایتی راگوں کا گانا سیکھتی ہیں - اور مدرسوں میں ان کے لئے قریب قریب سب باتوں میں ولایتی نمونہ پیش کیا جاتا ہے - تاہم اُن کی طبیعت میں اپنی قوم کے لئے ایک بڑی قدر محبت ہے اور پورے طور پر امید کی جا سکتی ہے کہ ان کے ذریعہ سے بھی مسیحی حیات کو ادبی طریقوں میں بہت مدد پہنچ سکتی ہے -

(۵) ایک اور خاص بات یہ ہے کہ اس سے ہماری جماعت آزادی حاصل کرنے کا اچھا موقع ملتا ہے - ہم مسیحی لوگ اس قدر ولایتی صاحبان کے پیچھے چلنے والے بن گئے کہ اپنے آپ بغیر کسی کی رہنمائی و مدد کے ایک قدم بھی اُٹھانا محال خیال کر بیٹھے ہیں اور جب تک یہ حال ہے ہماری مسیحی جماعت کی ترقی اس معنے میں کہ ہم ہندوستان پر اثر ڈال سکیں بہت دور ہے - پس یہ مشاعرہ ایک ایسی چیز ثابت ہوئی کہ جس میں مجبوراً ہم کو آپ ہی چلنا پڑتا ہے - چنانچہ اس مشاعرہ کو اسی اصول پر انجام دیا گیا اور ایک قسم کا اطمینان حاصل ہوا کہ ہم اپنے آپ بھی تھوڑا بہت کام کر سکتے ہیں

(۶) ایک اور بات یہ ہے کہ آخر میں ہم خوشی کے ساتھ اظہار کر سکتے ہیں کہ ایک گلدستہ سب غزلیات کا جلد چھپوا کر تیار کرینگے - اس کے انتخاب کرنے میں ذیل کی کمیٹی نے بڑی بھاری مدد کی -

(۱) پادری آر - گاڈر صاحب اسبق انوپ شہر
(۲) منشی الارس داس صاحب رسا رسالپور مرادآباد
(۳) افسر الشعرا نیر سخن پادری اے - آر - ہیلی

صاحب شفا نگینہ - آپ صاحبان کے ہم تہ دل سے شکر گزار ہیں - اب ہمیں امید کامل ہے کہ ہماری جماعت کے بہت لوگ اس گلدستہ کو خرید اپسند کرینگے - ہماری رائے میں اُن کو اس میں اچھی اچھی غزلیں ملینگی - جنکو پڑھ کر اُن کا دل خوش ہوگا - کاشکہ ان غزلیات کو مشاعرہ میں ہی آکر سننے کا آپ سبھوں کو اتفاق ہوتا - بعض اشعار تو ایسے پڑھے گئے جو بہت ہی اعلے پیمانے کے تھے - نمونہ کے طور پر دو ایک کا ذکر بھی کئے دیتے ہیں - مثلاً ایک شاعر نے نیا ایک دل کی تبدیلی کی تصویر یوں کھینچی ہے ؎

بندگی جب آنکھ ہستی سے عدم میں جا بسے
جو سفر تھا دور کا وہ مختصر سا ہو گیا

دوسرے شاعر نے اپنی زندگی کی خدمت کی کمی پر نظر ڈالتے ہوئے یوں شعر پڑھا ؎

عمر گذری اور اس کی کچھ خبر ہم کو نہیں
کام کیا کرنے کا تھا کیا رہ گیا کیا ہو گیا

ایک اور نے صلیب پر مسیح کا سلوک جو توبہ کار چور کے ساتھ ہوا اُس کا نقشہ یوں کھینچا ؎

دم لبوں پہ تھے پھر بھی عاصی کو یہ مژدہ دے گئے
حصۂ فردوس میرے ساتھ تیرا ہو گیا

دو خواتین نے بھی مصرع طرح کی گرہ یوں لگائی

گرہ ۱

اُٹھ گیا ہے لشکر ابلیس کا جاہ و حشم
نور عیسے جب سے عالم میں ہویدا ہو گیا

گرہ ۲

ڈھونڈتا پھرتا ہے گوشہ منہ چھپانے کو لعیں
نور عیسے جب سے عالم میں ہویدا ہو گیا

اب آخر میں ہم خداوند کے نہایت شکر گذار ہیں کہ اس نے اس پہلے مشاعرہ میں اپنی برکت کا مُہر رکھا اور ہمارے دلوں کو ایک نئے حوصلے اور نئی قوت سے بھر دیا

جب گلدستہ چھپ کر تیار ہو جائیگا تو اس کا اشتہار بذریعہ اخبارات باقاعدہ شائع کیا جائیگا۔ فقط

(رجے۔ ڈیوڈ داس۔ بقبولا جیکل سیمنری بریلی)

اشتہار برائی مشاعرہ

ہندوستانی علمی و ادبی جلسہ نارتھ ولیسٹ انڈیا کانفرنس علیگڈھ

ناظرین اخبار ہٰذا کو واضح ہو کہ یہ جلسہ مشاعرہ نارتھ انڈیا کانفرنس بتاریخ ۱۱ دسمبر ۱۹۲۵ء بروز جمعہ بوقت ساڑھے سات بجے شب بمقام علیگڈھ زیر صدارت پادری آر گاڈز صاحب اسبق منعقد ہوگا۔

مصرع طرح

چھوڑ کے جاؤ تم غیروں کے ہاتھوں میں نگہداں ہو

قافیہ۔ نگہداں۔ گلستاں۔ ردیف ہو

پس جملہ شہسواران سخن سے دست بستہ التماس ہے کہ اس میں حصہ لینے کی کوشش کریں۔ اور سب کے سب خود تشریف فرما کر ہو کر اپنے غیر بیں کلام کو پڑھیں اور جلسے کو اپنی خوش بیانی سے رونق و زینت بخشیں اور اس بیش قیمت موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور اگر کوئی شاعر صاحب کسی وجہ سے تشریف نہ لا سکیں تو اپنا غیر بیں کلام وقت مقررہ سے کم از کم دو تین یوم پیشتر ضرور ارسال فرمائیں۔

شرائط

۱۔ کلام میں مسیحی تجربات و بائبل کے خیالات ہونے لازمی ہیں۔
۲۔ صرف مسیحی شعرا کو شامل ہونے کا حق حاصل ہے۔
۳۔ اس میں ہر کانفرنس کے شعرا شامل ہو سکتے ہیں۔
۴۔ اس میں مسیحی خواتین بھی باشوق حصہ لے سکتی ہیں۔
۵۔ کلام میر مشاعرہ کے نام آنے چاہئیں۔

میر مشاعرہ:۔
پادری آر۔ گاڈز صاحب اسبق
ڈی۔ ایس۔ آئو پ شہر۔

اُردو کتابیں

میزان الحق۔ مصنفہ پادری فانڈر صاحب۔ جس کی پادری ٹزڈل صاحب نے تصحیح کی۔ اور بعد تصحیح اب دوسری طبع تیار ہوا۔ اسلام اور مسیحیت کے عقائد کا مکمل عالمانہ موازنہ ہے اور مسیحی دین کی اسلام پر فضیلت ثابت کی گئی ہے۔ مسیح اور محمد صاحب کے خصائل کا بھی مقابلہ ہے۔ صفحہ ۴۹۶۔ عہر

جنگ بدر و جنگ اُحد۔ حضرت محمد صاحب نے ان دونوں جنگوں میں خود شرکت کی۔ ان جنگوں کے حالات سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے اشاعت اسلام کے لئے غیر مسلموں سے کیا کیا سلوک کئے صلا ۴ر۔

جغرافیہ بائبل۔ از پادری یوحنا خاں فلسطین سفیلہ۔ جلیل۔ سامریہ۔ یہودیہ۔ شام۔ اسور اور فارس مصر۔ ادوم۔ یونان اور روم وغیرہ کے بیان میں وہ تمام تفصیل جو بائبل کے بیان اور واقعات سے تعلق رکھتی ہے۔ سیمنریوں میں یہ کتاب بہت ہی مفید ثابت ہوئی ہے۔ صفحہ ۱۷۶۔ ۶ر

جولیس کی کشمکش۔ قدیم زمانے کے مسیحیوں کی ایک داستان۔ ایک نوجوان کی طلبی۔ گناہ کی مزدوری۔ دنیا کی حکمت۔ آدمی کا بلایا جانا وغیرہ اس کے ابواب ہیں پُرلطف کہانی ہے صفحہ ۱۳۶۔ ۴ر

جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ یہ چھوٹا سا ٹریکٹ دیہاتی کام کے لئے مفید ہونے کی وجہ سے اسقدر مشہور ہے کہ اب چھٹی بار دہ ہزار کی تعداد میں چھپکر ختم ہو رہا ہے۔ صلا ۱۶۔ ۳ پائی

جنرل گارفیلڈ۔ یعنی وہ کسان لڑکا جو ممالک متحدہ امریکہ کا پریذیڈنٹ ہو گیا۔ اگر جوان لڑکے اس کہانی کا مطالعہ کریں تو خون میں جوش پیدا ہوتا ہے۔ صلا ۹۳۔ ۳ر

سکریٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور۔

یونگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے جس نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حال لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار ہندوستانی خواتین اسکی مدد کرتی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس بحساب سرکاری نرخ ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے عہ ماہوار فی طالب علم کتابوں اور سٹیشنری کی قیمت اس کے علاوہ ہے بوجب انتظام چالیس فیصدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جز کشا ا عہ سے ا لعہ تک کرو کرنول عہ سے عہ تک مزید حالات پرنسپل صاحب یا ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہٰذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پُرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوشوضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر۔ جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہٰذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ
ضلع گورداسپور

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجاب پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوا نجند صاحب پروپرائٹر چھپا۔